93752-ہوش وحواس قائم نہ رہنے والے مریض کا حکم

سوال

میری ایک بہن تقریبا تین برس سے بیمار ہے اس نے اس اور پچھلے برس روزے نہیں رکھے، وہ دماغی بیماری کا شکار ہے جس سے شفایابی کی امید نہیں، جس کی بنا پر نہ تو وہ بات چیت کرتی ہے، اور نہ ہی اسے اردگرد کی کچھ ہوش ہے، اور نہ ہی اسے ہمارے اور اپنے اور اپنی بیٹی کے نام آتے ہیں، تقریبا پاگل ہو چکی ہے... وہ اپنی چارپائی پر پڑی رہتی ہے اور اپنے آپ پر بھی کنٹرول نہیں رکھتی، اسے کسی چیز کا پتہ نہیں اس لیے وہ نماز بھی ادا نہیں کرتی، اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے، اور اگر اس کے بدلے کھانا کھلانا ہو تو اس کی ریال میں کتنی قیمت بنتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

روزہ فرض ہونے کے لیے عقل کا ہونا
شرط ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

تین قسم کے افراد سے قلم اٹھالی گئی
ہے : مجنون اور پاگل جس کی عقل پر غلبہ ہو چکا ہو حتی کہ وہ ہوش و حواس میں آجائے،
اور سوئے ہوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے
"

سنن ابوداود حدیث نمبر (3499)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو جب آپ کی بہن اس حالت میں پہنچ
چکی ہے کہ اس کے ہوش و حواش ہی قائم نہیں اور عقل نہ ہونے کی بنا پر اس میں کسی قسم
کی تمیز کرنا باقی نہیں رہا تو اس پر روزے فرض نہیں، اور نہ ہی اس کے ذمہ ان روزوں
کی قضاء اور اس کے بدلے کھانا کھلانا ہے.

اور نماز بھی روزے کی طرح ہی ہے،
چنانچہ اس پر نماز بھی فرض نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہر وہ شخص جس میں عقل نہیں تو وہ
مکلف نہیں ہے، اور نہ ہی اس پر دینی فرائض و واجبات ہیں، نہ تو نماز اور نہ ہی روزہ

اور نہ ہی کھانا کھلانا یعنی جب مطلقا اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوتی، تو اس بنا پر اول قول بچنے والے یعنی بے عقل اور مجنون شخص نہ تو روزہ فرص ہوتا ہے، اور نہ ہی کھانا کھلانا، کیونکہ وہ اہلیت کھوچکا ہے، اور یہ اہلیت عقل ہے " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (202/6).

واللہ اعلم.